اداریہ:

بیداری اسلامی کے عنوان سے شمالی افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں رونما ہوئے تحولات، عالمی سطح پر بالخصوص اسلامی ممالک کیلئے کئی اہم سیاسی و سماجی پہلوؤں کے حامل ہیں۔ تاہم اسکے علل و اسباب کو ماضی کے اہم واقعات میں تلاش کرنا چاہیئے۔بیسویں صدی نے چند انتہائی اہم اور بین الاقوامی سیاسی واقعات کو جنم دیا جس میں ایک ۱۹۷۹ء میں رونما ہوا ایران کا اسلامی انقلاب، دوسرے سویت یونین کا بکھراؤ اور ۱۹۹۱ء میں ہوئی مشرقی بلاک کی نابودی شامل ہے جس کے نتیجہ میں کئی نئے ملک منصۂ شہود پر نظر آنے لگے البتہ اکیسویں صدی کی شروعات میں بھی کچھ اہم واقعات کا سامنا رہا جس میں عالمی سطح پر بالخصوص مشرق وسطی اور شمالی افریقہ میں بہت بڑے الٹ پھیر دیکھنے کو ملے۔ پہلا واقعہ ۱۱/۹ ہے۔ جو امریکہ میں رونما ہوا اور دوسرا اہم واقعہ شمالی افریقہ اور مشرق وسطی کی اسلام پسند نہضتیں ہیں۔

یہ سیاسی و تاریخی مباحث کے روش تحقیقات کے مبانی میں سے ہے کہ بڑے واقعوں کو ایک دوسرے سے جدا کر کے تحلیل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ہر بڑا حادثہ چند اہم اسباب و عناصر سے جڑا ہوتا ہے کہ جسے ظاہری طور پر دکھائی دینے والے عوامل کے ساتھ ساتھ دوسرے پیمانوں پر بھی آنکنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بیداری اسلامی کا مسئلہ بھی اس سے الگ نہیں ہے بلکہ معمولی سی تحقیقی جستجو کے بعد معلوم ہوجاتا ہے کہ اسکی بنیادیا شروعات صرف ایک تیونسی جوان کی خود سوزی نہیں بلکہ دنیا بھر کے اسلامی ممالک میں پائے جانے والے متعدد داخلی و خارجی اسباب و عوامل اسکے پیچھے کارفرما ہیں۔ تیونسی جوان کی خودسوزی، اس جلنے پر آمادہ خرمن کے لئے ایک چنگاری کی حیثیت رکھتا ہے۔

اگر مغرب کی گذشتہ صدیوں کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو زمانہ قدیم سے آج تک دوغلی پالیسیوں اور دشمنیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ نظر آئے گا۔ کسی زمانے میں یونانی، مشرق سے نبرد آزما تھے اور یونان کو متمدن سماج کا نمایندہ اور شرقی عوام کو غیر متمدن سمجھا جاتا تھا۔ ایک زمانے میں عیسائیت کو اسلام کے مقابلے پر پیش کیا جاتا تھا اور متعصّب عیسائی، اسلام کو اپنا مدّ مقابل اور مسلمانوں کو دشمن سمجھتے تھے۔ان کا یہ خیال گذشتہ صدیوں میں نت نئے روپ لیتا گیا۔گذشتہ صدیوں میں مشرق بڑے

زمانے تک پچھڑے پن کے سبب تہذیبی ارتقا اور پیش رفت کے بہانے مغربی سامراج کا اڈّا بنا رہا، تاہم مغرب کی شرق دشمنی نے ایک اور رخ اختیار کیا اور اسلامی ممالک آپس میں دست و گریباں ہوگئے جس کے نتیجہ میں تمام مشرقی ممالک کو غیر معمولی ذلّت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ آہستہ آہستہ خود مختار ہونے کی تحریکیں سامراج شکنی کا حوصلہ اور بیداری اسلامی، معاشرہ کا حصہ بننے لگیں۔ سماجی مصلحین جیسے سید جمال الدین اسدآبادی نے انیسویں صدی میں اور امام خمینیؒ نے بیسویں صدی میں سامراجیت سے مقابلہ کی راہ چن لی اور اسلامی وحدت و بیداری کے ساتھ اس راہ پر چل پڑے اور اس طرح اسلامی ممالک میں حکومتی نظام کے تئیں دینی بیداری اور اسلام پسندی کا رجحان پروان چڑھتا گیا۔ دوسری طرح سویت یونین اور مشرقی محاذ کے منزوی ہو جانے سے مغرب کو ایک دشمن کی ضرورت محسوس ہوئی جس کے مقابل میں رہ کر اسے اپنے تشخص کو برقرار رکھنے میں مدد مل سکے۔

سرمایہ دارانہ نظام خود اپنے معاشرہ میں بہت بڑے سماجی بحران سے دو چار ہوگیا تھا گوکہ وہ سائنس اور ٹکنولوجی کی بدولت کسی حد تک دنیا کو مسخر کرنے میں کامیاب رہے۔ مگر خود انسانی قدروں سے خالی انسانی معاشرہ اس عظیم تبدیلی کو محسوس کررہا تھا۔ اس دفعہ ۱۱ر ستمبر نامی ایک نیا بہانہ اسلام ستیزی کے لئے تراشا گیا اور چاروں طرف اسلام کے خلاف پروپگنڈہ کیا گیا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ اسلامی ممالک اور معاشرہ اپنے حکام کے بیجا دباؤ اور اقدار پسندانہ سیاست کے نتیجہ میں ہورہی عالمی تحقیر کے سبب ایران کے اسلامی انقلاب کی تاسّی کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان تمام ممالک میں بڑے پیمانے پر دینی بیداری کا آوازہ بلند ہونے لگا۔

مشرق وسطی اور شمالی افریقہ بالخصوص اہم اسلامی اور عرب ممالک میں بہت تیز اور چوطرفہ تحولات کہ جو متعدد داخلی اور خارجی اسباب کی وجہ سے دیکھنے میں آئے ہیں جسے بعض ماہرین، انقلاب اسلامی ایران کے فکری تبرکات کا حصہ قرار دیتے ہیں چند نئے خصوصیات کے حامل ہیں جس کا عالمی سیاست پر ناقابل انکار اثر دکھائی دیتا ہے چنانچہ بعض ماہرین سیاست کی رو سے یہ تحولات بین الاقوامی سطح پر سیاسی، تہذیبی اور جغرافیای حوالہ سے نئی جہتیں اور نئے افکار کی داغ بیل ڈالنے والے ہوسکتے ہیں۔

اگر ان تبدیلیوں پر گہری نظر ڈالی جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ اس کی اصل وجہ ان ممالک کے داخلی اعتبار سے ظلم و ڈکٹیٹرشپ، حکومتوں کا ناکاراپن، اقتصادی بحران تا ہم خارجی نقطۂ نظر سے غیر ممالک کا نفوذ، اس سلسلہ میں خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔

اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر کہ جو مشرق وسطی ،شمالی افریقہ کے اسلامی اور عرب ممالک میں پورے سماج کی آواز کے طور پراور بیداری اسلامی کی شکل میں ابھرا ہے، مجلّہ ''راہ اسلام'' کے اس شمارہ کو اس موضوع سے مخصوص کیا گیا ہے اور اس پر مختلف زاویوں سے گفتگو کی گئی ہے۔ بیداری اسلامی ایک طرف اسلامی ممالک کا اہم موضوع ہے، دوسری طرف سرمایہ دارانہ نظام کے لئے انتہائی تشویق کا مسئلہ۔ (ادارہ)

☆